پانی اللہ تعالی کی عظیم نعمت ہے اس لئے اس کو احتیاط سے اور بقدر ضرورت استعمال کرنا چاہیے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ مُجْرِي السَّحَابِ، جَعَلَ نُزُولَ الْمَاءِ آيَةً لِأُولِي الْأَلْبَابِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، شَمِلَ بِكَرَمِهِ جَمِيعَ خَلْقِهِ، وَرَزَقَهُمْ بِالْمَاءِ مِنْ وَاسِعِ فَضْلِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! باری تعالی جَلَّ جَلالُهُ کا فرمان ہے: (أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ* أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ* لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ)[١]. اچھا یہ بتاؤ یہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اسے بادلوں سے برسایا ہے یا ہم برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا کر رکھ دیں پھر تم لوگ کیوں شکر ادا نہیں کرتے؟ ان آیات میں رب ذوالجلال والاکرام نے اپنی عظیم نعمت یعنی میٹھے پانی کی ہمیں یاد دہانی کرائی ہے جسکی کڑواہٹ اور کھارے پن کو اس نے دور کردیا اور اپنے فضل وکرم سے اس کو پینے والوں کیلئے خوشگوار بنادیا ہے در حقیقت پانی پر ہر جاندار کی زندگی موقوف ہے اور وہی ہر حیوان کی اصل

(١) الواقعة : ٦٨ - ٧٠.

ہے[1] اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ)[2]. اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز پیدا کی ہے، درحقیقت اس نعمت کی صحیح قدر اسی کو معلوم ہوتی ہے جس سے یہ نعمت زائل ہوجاتی ہے جیسا کہ حضرت اسماعیل کی والدہ سیدہ ہاجر علیہما السلام کے ساتھ ہوا تھا کہ ان کے پاس جو کچھ پانی تھا وہ ختم ہوگیا اور ان کو اور ان کے شیر خوار بچے کو پیاس محسوس ہوئی اور ان کا بچہ ان کی نگاہوں کے سامنے تڑپنے لگا تو وہ پانی کی تلاش میں بھاگ دوڑ کرنے لگیں ان کو قریب میں صفا پہاڑی نظر آئی پس اس پر چڑھ گئیں پھر اس سے اتر کر مروہ پر چڑھ گئیں اسی طرح صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگایا اور اپنے رب سے دعائیں کیں پس باری تعالی نے زَمزَم کا چشمہ جاری کر کے ان پر کرم فرمایا، وہ اس نعمت سے بے انتہا خوش ہوئیں اور اپنے چُلّو سے پانی کو اپنے برتن میں بھرنے لگیں[3] اور انہوں نے اپنے خالق جل جلالہ کا بے انتہا شکریہ ادا کیا جس نے اس پانی کو ان کیلئے اور ان کے بچے کیلئے غذا بنادیا اور بعد میں آنے والے حاجیوں کیلئے سیرابی کا ذریعہ بنادیا اور جو شخص زَمزَم کا صدقہ اور ہدیہ کرے اس کیلئے اجر و ثواب متعین فرمادیا، اسی طرح پانی کی قدر و قیمت اس سے بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے اس کو سیدنا ایوب علیہ السلام کیلئے شِفا اور صحت کا سبب بنادیا تھا پس باری تعالی نے ان سے فرمایا تھا: (ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا

(١) تفسير ابن كثير : (٣٣٩/٥).
(٢) الأنبياء : ٣٠.
(٣) البخاري : ٣٣٦٤.

مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ)[1]. اپنا پاؤں زمین پر مارو، لو یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کے لیے بھی اور پینے کے لئے بھی، تو انہوں نے زمین پر اپنا پاؤں مارا پس پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا جس سے انہوں نے غسل کیا تو اللہ کی رحمت سے بدن کے ظاہری حصے کی بیماری دور ہوگئی پھر انہوں نے وہ پانی پیا تو ان کے اندرونی حصے کی بیماری بھی ختم ہوگئی[2].

پانی جیسی عظیم نعمت کی قدر کرنے والو! بلاشبہ لوگوں کو پانی کی بہت زیادہ ضرورت ہوا کرتی ہے اسی لئے لوگ اس کو ایک دوسرے سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس سلسلے میں مشقت اور دشواری برداشت کرتے ہیں چنانچہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے مصر سے نکل کر جب مدین کا رخ کیا تو وہاں بڑی تعداد میں مختلف لوگوں کو پایا کہ وہ جلد از جلد پانی حاصل کرنا چاہتے تھے اور ایک دوسرے سے پہلے اپنے جانوروں کو پانی پلانے کی کوشش کررہے تھے اور ان لوگوں سے الگ دو عورتیں تھیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی تھیں موسیٰ نے ان سے کہا تم کیا چاہتی ہو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے جانوروں کو اس وقت تک پانی نہیں پلاتے جب تک کہ سارے چرواہے پانی پلا کر (اپنے جانوروں کو) ہٹا نہ لیں اور ہمارے والد بہت بوڑھے آدمی ہیں پس حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام نے ان دونوں خواتین کا تعاون کرتے ہوئے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا تو ان میں سے ایک نے اپنے والد حضرت شعیب عَلَيْهِ السَّلَام کے سامنے ان کی

---

(١) ص : ٤٢.
(٢) تفسير القرطبي : (٢١١/١٥) وتفسير الطبري : (٢٠/٨ ١٣).

طاقت اور امانت کی گواہی دی تھی بہر حال ہمارے دین حنیف نے پانی پلانے کو افضل ترین صدقہ قرار دیا ہے چنانچہ حضرت سَعْد بن عُبَادَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمۃ للعلمین ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «سَقْيُ الْمَاءِ»[1]. (پیاسوں کو) پانی پلانا، ایک شخص نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلادیا تھا تو اللہ تعالی نے اس کی قدر افزائی فرکر اس کی مغفرت فرمادی اور اس کو جنت میں داخل فرمادیا[2].

میرے دینی اور اسلامی بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے ہمیں پانی کی عظیم تخلیق اور اس کو آسمان سے برسانے کی کیفیت میں غور وفکر کی دعوت دی ہے اور زمین پر اور زمین والوں پر اور تمام کائنات پر پانی کے خوشگوار اثرات میں غور وفکر کی ترغیب دی ہے پس ہمیں پانی کی تخلیق اورآسمان سے اس کے برسنے میں ہمیں خوب غور کرنا چاہیے تاکہ ہم کو باری تعالی کی زبردست قدرت، درست تدبیر اور مضبوط اندازے کا شعور ہو سورۂ اَعراف میں خدائے علیم وخبیر کا فرمان ہے: (وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْراً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّى إِذَا أَقَلَّتْ سَحَاباً ثِقَالاً سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ)[3]. اور وہی ہے جو اپنی رحمت (بارش کے) آگے آگے ہوائیں بھیجتا ہے جو (بارش کی) خوشخبری دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ بوجھل بادلوں کو اٹھا

(١) أبو داود: ١٦٧٩، والنسائي: ٣٦٦٥.
(٢) متفق عليه.
(٣) الأعراف: ٥٧.

لیتی ہیں تو ہم انہیں کسی بنجر زمین کی طرف ہنکالے جاتے ہیں پھر وہاں پانی برساتے ہیں درحقیقت خالق کائنات جلّ جلالہ نے پانی برسانے کیلئے سورج کو ہواوں سمندروں کو اور آسمان کے تہ بتہ بادلوں کو مسخر فرمادیا ہے تاکہ وہ ہمارے لئے میٹھا اور صاف وشفاف پانی برسائے اس کا ارشاد ہے: (وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا)[1]. اور ہم نے بھرے ہوئے بادلوں سے موسلا دھار پانی برسایا، پس برسات کے پانی سے وادیاں بہ پڑتی ہیں اور ساری مخلوق اس سے فائدہ اٹھاتی ہے اور رحمت کی بارش سے لوگ فرحت محسوس کرتے ہیں اور خوشی منانے لگتے ہیں نیز ان کے قلوب مسرور اور ان کے دل مطمئن ہوجاتے ہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ)[2]. چنانچہ جب وہ اپنے بندوں میں سے جن کو چاہتا ہے وہ بارش پہنچادیتا ہے تو وہ اچانک خوشی منانے لگتے ہیں

پانی کو احتیاط اور کفایت سے خرچ کرنے والو! الغرض پانی ایک عظیم الشان نعمت ہے پس لوگوں کیلئے مناسب ہے کہ وہ اس نعمت کی قدردانی اور حفاظت کریں کیونکہ اللہ کے سامنے نعمتوں کا حساب دینا ہوگا: (ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ)[3]. پھر اس دن تم سب سے نعمتوں کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی، علماء نے فرمایا ہیکہ پانی بھی ان نعمتوں میں شامل ہے جن کی بابت انسان سے قیامت کے دن پوچھ

---

(١) النبأ : ١٦.
(٢) الروم : ٤٨.
(٣) التكاثر : ٨.

کچھ ہوگی[١] جیسا کہ رسول رحمت ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ»[٢]. قیامت کے دن بندے سے جن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ان میں سب سے اوّل یہ سوال ہوگا کہ کیا ہم نے تمھارے لئے تمھارے جسم کو صحت مند نہیں بنایا تھا؟ اور کیا ہم نے تجھ کو ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟ پس کیا ہی خوب ہو کہ ہم پانی کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کریں اور اسکی تمام نعمتوں پر اس کی حمد وثنا کریں یہ اللہ کی خوشنودی کا سبب ہے، پانی کے استعمال میں کفایت شعاری کرنا اس کو خرچ کرنے میں حکمت سے کام لینا اور اس کو صحیح طور پر کام میں لانا اس نعمت کی شکر گذاری میں شامل ہے اللہ رب العزت نے ہمیں اِسراف اور فضول خرچي سے بچنے کی تاکید کی ہے: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾[٣]. کھاؤ پیو اور اسراف مت کرو بیشک اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا رسول رحمت ﷺ نے بقدر ضرورت پانی پر کفایت کرنے کا عملی نمونہ بھی پیش فرمایا ہے حضرت جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل جبکہ ایک مُدّ پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے[٤] صاع تقریباً دو لیٹر اور مُدّ آدھا لیٹر کے برابر ہوتا ہے، اس کی روشنی میں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ

---

(١) تفسير الطبري : ٥٨٥/٢٤.
(٢) الترمذي : ٣٣٥٨.
(٣) الأعراف : ٣١.
(٤) أبو داود : ٩٣ .

سے سوال کرنا چاہیے کہ ہر فرد اپنے وضو اور غسل میں کتنا پانی استعمال کرتا ہے؟ اور نبی کریم ﷺ کے مبارک طریقے پر کرنے میں ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہمارا طرز عمل کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ہمیں پانی کو کفایت کے ساتھ اور صحیح طور پر استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اگر چہ پانی کثیر مقدار میں موجود ہو چنانچہ ایک دن رسول اکرم ﷺ حضرت سَعْد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پاس سے گزرے وہ وضو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: «مَا هَذَا السَّرَفُ؟». یہ کیا اسراف ہے؟ حضرت سَعْد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ»[١]. جی ہاں، اگر چہ تم جاری نہر پر بھی ہو۔ پس پانی کے چند قطرے جن کو بچا کر آپ محفوظ کر لیں وہ قطرے آپ کسی انسان کو پلا سکتے ہیں یا ان سے کسی پودے کو سیراب کر سکتے ہیں یا کسی جاندار کی جان بچا سکتے ہیں جس کی بدولت آپ کو عظیم ثواب اور بہت بڑا اجر حاصل ہو گا، یا اللہ یا کریم! ہم سب کو اپنا شکر ادا کرنے والا اور پانی جیسی نعمت کی قدر کرنے والا بنا دے ***فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ فِي كِتَابِكَ الْمُبِينِ، حِينَ قُلْتَ وَأَنْتَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[٢].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

---

(١) ابن ماجه: ٤٢٥.
(٢) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، نَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ عَلَى نِعَمِهِ، وَنَشْكُرُهُ عَلَى فَضْلِهِ وَكَرَمِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

برادرانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! سب سے پہلے آپ حضرات سے پانی میں کفایت کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ متحدہ عرب امارات میں پانی کی یومیہ کھپت کا اوسط پانچ سو پچاس/۵۵۰ لیٹر فی کس ہے اور یہ اوسط عالمی کھپت کے اوسط سے بہت زیادہ بلند ہے[۱] ہماری مدبر قیادت میٹھا اور صاف پانی فراہم کرنے میں بے انتہا محنت اور لاگت برداشت کرتی ہے سمندر کے پانی کو صاف کیا جاتا ہے اسی طرح زمین سے پانی نکالا جاتا ہے پھر اس کو محفوظ رکھنے کیلئے بڑے بڑے ڈیم بنائے گئے ہیں اور بھی کئی مرحلے میں اس پر کام کیا جاتا ہے۔ان سب کے بعد اصل لاگت سے بہت کم بالکل معمولی اور برائے نام قیمت پر پانی کو گھروں کارخانوں اور تنصیبات تک پہونچایا جاتا ہے ان سب کا مقصد یہ ہیکہ ہمارے معاشرے کو راحت اور آسودگی حاصل ہو اور سب کو خوشگوار زندگی نصیب ہو، در حقیقت پانی کی حفاظت کرنا معاشرے کے ہر فرد کی مشترکہ ذمہ داری ہے پس ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کو صحیح استعمال

---

(١) موقع بيئة أبوظبي.

کر کے، اس میں کفایت شعاری کر کے اور جدید وسائل کا سہارا لیکر اپنی اس ذمہ داری کو نبھائیں، خواہ کاروبار میں ہو یا زراعت میں یا پبلک مقامات پر ہو یا گھروں کے اندر ذاتی اور گھریلو استعمال میں ہو۔ اس لئے کہ پانی پر سب کا حق ہے اور اس کو ضائع کرنے میں معاشرے کو نقصان پہونچا نا ہے نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے:«لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ»(١). نہ خود ضرر اٹھاؤ نہ دوسروں کو ضرر پہونچاؤ پس ہم کو چاہیے کہ ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو پانی کی اہمیت اور زندگی میں اس کی ضرورت سے آگاہ کریں اوران کو اس کے درست استعمال کی تعلیم دیں کیونکہ یہ بھی نعمت کی قدردانی اور اس کی شکر گذاری کا حصہ ہے اللہ جَلَّ جَلَالُهُ کا فرمان ہے:(وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ)(٢). اور اللہ تعالی کی نعمتوں پر شکر ادا کرتے رہو اگر تم خاص اسکے ساتھ عبد یت کا تعلق رکھتے ہو آخر میں دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمِیْن ہم سب کو پانی کی قدردانی کی اور اس کو کفایت کے ساتھ استعمال کرنے کی توفیق عطا فرما دے اوراپنی رحمت وعنایت سے نوازدے ***هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ

---

(١) الأدب المفرد : ١٢٣٤، وأبو داود : ٩٦، والترمذي : ١٨١٢.

(٢) النحل : ١١٤.

وعُمَرَ وعُثْمَانَ وعَليٍّ، وعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخْ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وتَرضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخْ زَايِدْ وَالشَّيخْ مَكْتُومْ، وَشُيُوخَ الإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، وَاجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْمَغْفِرَةَ والثَّوابَ لِمَنْ بَنَى هَذَا الْمَسْجِدَ وَلِوَالِدَيْهِ، وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، وَاغْفِرِ اللَّهُمَّ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُكَ، أَوْ وَقَفَ لَكَ وَقْفًا يَعُودُ نَفْعُهُ عَلَى مَرِيضٍ أَوْ يَتِيمٍ، أَوْ طَالِبِ عِلْمٍ أَوْ مِسْكِينٍ، وَاحْفَظْهُ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا رَزَقْتَهُ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الأَبْرَارِ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، وَانْشُرِ الاِسْتِقْرَارَ وَالسَّلامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الأَرْضِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. **وَأَقِمِ الصَّلاَةَ.**